...ت کی بحالی میں زراعت کا کردار!

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے اور اس کی معیشت کا زیادہ انحصار زراعت پر ہے۔ پیدائش دولت میں زمین اور پیداوار زمین کلیدی حیثیت رکھتے ہیں اسی لئے جن زرعی ممالک نے ان پر خصوصی توجہ دی اور اپنے وسائل سے زمین کو کارآمد بنایا۔ مالی اعتبار سے بہت مستحکم ہیں اور معاشی حکمرانی کر رہے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے وطن عزیز میں بنیادی وسائل پیداوار کو نظر انداز کیا گیا۔ اور زراعت پر کوئی توجہ نہ دی گئی۔ اس کے برعکس مصنوعی پیداوار حاصل کرنے کیلئے کارخانوں اور صنعتوں کی طرف توجہ کی گی۔ اور قیمتی زرمبادلہ اس پر صرف کیا گیا۔ لیکن آج اس شعبے سے کوئی خاص فائدہ حاصل نہ ہوسکا۔ بلکہ ایک عشرہ سے یہ صنعتیں نہ صرف بحران کا شکار ہیں۔ بلکہ سکریپ بن چکی ہیں اور اربوں روپے کی بعض ملین کوڑیوں کے بھاؤ نیلام ہو رہی ہیں۔ اور معیشت کی بربادی میں ایک اہم سبب ہیں۔ کیونکہ مالیاتی اداروں کا اربوں روپیہ ان کی نظر ہو چکا ہے۔ جن کی واپسی کی کوئی امید نہیں ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ زرعی پیداوار کو خام مال کی حیثیت حاصل ہے۔ اور ان کو مختلف پراسس سے گزار کر قیمتی زرمبادلہ کمایا جاسکتا ہے۔ جس کیلئے صنعتوں کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن قابل غور پہلو یہ ہے کہ ایک نوع کی جب ہزاروں ملز نصب ہو جائیں گی تو یہ خام مال کہاں سے حاصل کریں گے اور معیشت کے اصول کے مطابق جب رسد کے مقابلے سے طلب بڑھ جائے تو قیمتیں بڑھ جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ کاٹن فیکٹریاں ناکام ہوئیں اگر صحیح منصوبہ بندی ہوتی۔ اور ایک حد تک ان کی تنصیب ہوتی تو آج صورت حال مختلف ہوتی۔ زیادہ توجہ کاٹن فیکٹریوں پر دی گئی جبکہ پاکستان میں ہر سال ہزاروں ٹن سبزی، پھل، چاول اور دیگر اجناس پیدا ہوتی ہیں اگر ان کی برآمدات پر خصوصی توجہ دی جاتی تو کروڑوں کا زرمبادلہ کا فائدہ وطن عزیز کو حاصل ہوتا۔ اگر کوالٹی کنٹرول کا نظام صحیح کیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ باہر کی منڈیوں میں پاکستانی اجناس اپنی حیثیت منا نہ سکیں۔

اس بات سے کون انکار کرسکتا ہے کہ پاکستانی چاول دنیا میں بہترین شمار ہوتا ہے۔ لیکن اس کی ترسیل اور پیکنگ عالمی معیار کے مطابق نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے اس کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے گذشتہ دنوں دوبئی اور سعودیہ کی بڑی مارکیٹوں میں یہ بات مشاہدے میں آئی کہ بھارت نے اپنے ملک کا چاول جو کہ پاکستان کی نسبت ناقص ہے۔ لیکن نہایت خوبصورت پلاسٹک جار میں پیک کر کے مارکیٹ میں بھیجا ہے۔ جو ایک کلو سے پانچ کلو تک دستیاب ہے۔ جو کہ خریدار کیلئے بڑا پرکشش ہے۔ وہ اسی کو ترجیح دیتا ہے جب کہ اس سے بہتر چاول محض لفافوں یا تھیلوں میں بند پڑا لوگوں کی توجہ حاصل نہ کرسکا۔ یہ بات ارباب اختیار برآمد کنندگان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ کہ وہ اس طرف توجہ دیں اور ان کی معمولی توجہ پاکستان میں دھان کے کاشت کاروں کیلئے مسرت کا باعث بن سکتی ہے۔ اور وطن عزیز کیلئے کروڑوں کا زرمبادلہ کمایا جاسکتا ہے۔

معیشت کی بحالی محض داخلی صنعت کو فروغ دینے سے ممکن نہیں ہے۔ بلکہ اس کیلئے لازمی ہے کہ ملکی برآمدات میں اضافہ کیا جائے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ معیشت کی بحالی کا سہرا ملکی برآمدات کے سر ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ برآمد کنندگان کو مراعات دے۔ اور بالخصوص جو زرعی اجناس برآمد کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنا کام بخوبی سرانجام دے سکیں۔ ضمن میں بلاوجہ رکاوٹیں نہ پیدا کی جائیں۔

لیکن یہاں یہ امر بھی ارباب اختیار کیلئے سوچ و بچار کیلئے نہایت ضروری ہے کہ اس وقت زراعت سے متعلق بہت سی اشیاء درآمد کی جاتی ہیں۔ جس میں زرعی ادویات کھاد اور بیج وغیرہ۔ جس پر سالانہ اربوں روپے کا قیمتی زرمبادلہ باہر جاتا ہے۔ چونکہ اس لین دین میں کمیشن کمایا جاتا ہے۔ لہٰذا ارباب اختیار یہ پالیسی تبدیل نہیں کرتے۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ تمام اشیاء ملک میں تیار کی جاسکتی ہیں۔ اور جن ممالک سے یہ درآمد کی جارہی ہیں انہیں مجبور کیا جائے کہ وہ یہ صنعتیں ملک میں لگائیں۔ زرعی ادویات یہاں تیار کریں جس سے بے شمار فوائد ہونگے جدید ٹیکنالوجی ملک میں آئے گی لوگوں کو روزگار ملے گا۔ ملکی ماہرین زراعت کو تربیت ملے گی۔ اور مستقبل قریب ہیں وہ یہ کام خود کرسکیں گے۔ جعلی ادویات تیار نہ ہوسکیں گی۔ موسم کے مطابق دوائی تیار ہوگی۔ کھاد کی تیاری بھی یہاں ممکن ہے بہت سا خام مال یہاں دستیاب ہے۔ اسی طرح بیج کی تیاری بھی یہاں مشکل نہیں ہے۔ نہ جانے حکومت اس ضمن میں خود کفالت پالیسی کیوں اختیار نہیں کرتی۔

اب حالت یہ ہے کہ زرعی ادویات کھاد اور بیج کی قیمتیں آسمان سے باتیں کررہی ہیں جو کہ ایک عام کسان کی خرید سے دور ہیں مجبوراً بینک سے قرض لیتا ہے۔ یا دوکان دار سے یہ اشیاء ادھار لیتا ہے جس کی وجہ سے ان کی قیمت بھی ڈیڑھ گنا زیادہ دینی پڑتی ہے یا اسے اپنی زرعی اجناس فوراً فروخت کرنا پڑتی ہے۔ جو آڑھتی سستے داموں خرید لیتے ہیں اور بے چارہ کسان اپنا خرچہ بھی پورا نہیں کرپاتا۔ جس کی وجہ سے چھوٹے زمیندار کی معاشی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے وہ قرضوں تلے دبا ہوا ہے۔ اور مستقبل قریب میں اس کی حالت سنورتی نظر نہیں آتی اس کے خون پسینے کی اصل کمائی تو آڑھتی زرعی ادویات کھاد اور بیج والے لے اڑتے ہیں اور وہ منہ تکتا رہ جاتا ہے اسی فیصد ملک کی آبادی انہی لوگوں پر مشتمل ہے اگر ان کی معاشی حالت سنور جائے اور انہیں ان کی محنت کا صحیح معاوضہ مل جائے تو یہ لوگ معیشت کی بحالی میں بڑا کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اگر ان کے پاس کچھ بچت ہوگی تو یہ خرید و فروخت کیلئے شہروں کا رخ کریں گے۔ کاروبار زندگی میں ہل چل نظر آئے۔

لہٰذا ہماری ارباب حل و عقد سے ضروری گزارش ہے کہ معیشت کی بحالی کیلئے زراعت پر خصوصی توجہ دیں ان کے جملہ مسائل کو حل کریں۔ اور زمیندار کو مضبوط کریں اس کی حالت کو سنواریں محض چند ہزار قرضے زمیندار کی قسمت نہیں بدل سکتے بلکہ اس کیلئے صحیح جامع منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔